32واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 17۔اکتوبر 2017

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔اوقاف ومذہبی امور 2۔آبپاشی

بروز پیر 20 مارچ 2017 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

راولپنڈی:۔ محکمہ اوقاف کی پراپرٹی سے متعلقہ تفصیلات

*8473:جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) محکمہ اوقاف ضلع راولپنڈی کے پاس کل کتنی پراپرٹی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے ؟

(ب) محکمہ اوقاف کی کل کتنی پراپرٹی کرائے / لیز پر دی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے نیز کل آمدنی کی تفصیلات بتائی جائیں ؟

(ج) کیا محکمہ اوقاف کی پراپرٹی پر ناجائز قبضہ ہے اگر ہے تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے اور قبضہ واگزار کروانے کے لئے کیا اقدام کئے گئے ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(د) 30 جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک محکمہ اوقاف کی کون سی پراپرٹی لیز/کرائے پر دی گئی ہے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 21 فروری 2017)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) محکمہ اوقاف ضلع راولپنڈی کے پاس کل 62 عدد پراپرٹیز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مساجد۔ 22 عدد۔ مزارات۔ 31 عدد، وقف اراضیات 9 عدد،

(ب) ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کی 336 عدد دکانات، 30 عدد مکانات اور 09 عدد وقف زرعی اراضیات کرایہ / لیز پر ہیں۔ان سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کرایہ	زرپٹہ	میزان
86,84,352/۔	4,96,000/۔	91,80,352/۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کی پراپرٹی پر ناجائز قابضین کی فہرست اور قبضہ واگزار کرانے کیلئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل بر فلیگ "الف" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(د) 30 جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک محکمہ اوقاف کی جو پراپرٹی لیز/کرایہ پر دی گئی اس کی سال وار تفصیل بر نشان "ب" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مارچ 2017)

بروز منگل 23 مئی 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

عباسیہ لنک کینال میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8795: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پنجند ہیڈ ورکس سے عباسیہ لنک کینال میں پانی چھوڑنے کا کب فیصلہ ہوا اور کس اتھارٹی نے کیا، اس کینال کی پانی کی کیپسٹی کتنی ڈیزائن ہوئی اور فیصلہ کے تحت کتنا پانی چھوڑا جاتا ہے اس پر کتنے غیر قانونی اور قانونی موگہ جات ہیں نیز اس نہر کے علاقہ میں جو سیم اور تھور آیا ہے اس سے کتنی زمین خراب ہوئی ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کا محکمہ کے پاس کیا منصوبہ ہے؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

پنجند ہیڈ ورکس سے عباسیہ کینال میں پانی چھوڑنے کا فیصلہ 2003 میں محکمہ انہار نے کیا۔ اس کینال کی ڈیزائن کیپسٹی 5600 کیوسک ہے اور اس کینال میں زیادہ سے زیادہ 5300 کیوسک تک پانی چھوڑا جاتا رہا ہے۔

عباسیہ لنک کینال کو واپڈا اسکارپ نے 1992 میں تعمیر کیا۔ بوجہ عباسیہ لنک کی الائنمنٹ 6066/4830 ایکڑ رقبہ جو عباسیہ کینال سے سیراب ہوتا تھا Cut Off ہو گیا جس کے لیے محکمہ نے 10 جھلاری موگہ جات

RD. 7/R, 38/L,55/L,74200/L,95800/L,103+000/L,

105+000/L,183+000/L,222+557/L,219+500/L

منظور کیے اور اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہ ہیں۔ عباسیہ لنک کینال کے بائیں طرف چولستان ہے۔ سالانہ اوسطاً 30-35 مختلف مقامات سے بذریعہ لفٹ پمپ پانی چوری کی رپورٹ ہوئیں جس پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس کی بدولت پانی چوری میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔ اس نہر کے

علاقے میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثر ہوئی۔ سیم زدہ رقبہ کو قابل کاشت لانے کے لیے فزیبلٹی رپورٹ پر بذریعہ کنسلٹنٹ Punjab Irrigated Agricultural Project (PIAP) کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان (پنجند کینال کمانڈ ایریا) کا رقبہ تقریباً 22560 ایکڑ اور ڈسٹرکٹ بہاولپور / رحیم یار خان میں عباسیہ کینال / لنک کینال کے کمانڈ ایریا کا 38593 ایکڑ رقبہ قابل کاشت لایا جائے گا۔ فزیبلٹی رپورٹ کی روشنی میں آئندہ سال 18۔2017 ADP میں درج ذیل دو کام شامل کئے گئے ہیں۔

1.Mitigation of water logging in District Rahim yar khan

2. Reclamation of water logged area in command area of Abbasia Canal .

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2017)

گجرات:۔ بھاؤڈرین کی سٹون پیچنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8561: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) بھاؤڈرین گجرات کی سٹون پیچنگ کے لئے سال 15–2014 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی کتنی رقم اس سکیم پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم Lapse ہوئی Lapse ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ Full Funded سکیم تھی مگر اس پر کام انتہائی سست رفتار سے کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کا پتھر شہر میں جگہ جگہ پڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کی بابت وزیر اعلیٰ پنجاب سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو جاری ہوا تھا اور اس سکیم کی ناقص، غیر معیاری سست رفتار سے کام کرنے پر انکوائری کرنے کا حکم جاری ہوا تھا اور متعلقہ ذمہ داران کے خلاف قانونی / محکمانہ انکوائری کرنی تھی اگر ہاں تو اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے؟

(ہ) اس سکیم کا نامکمل کام کب تک ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 6 فروری 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) سال 15-2014 میں بھاؤڈرین کے لیے Million 37.477 روپے کا ایسٹیمیٹ منظور ہوا تھا جبکہ 29.372 ملین روپے فنڈ مختص کیا گیا جس میں سے Million 10.958 روپے خرچ ہوئے بقیہ Million 18.414 روپے Lapse ہو گئے۔ اس کام کے ٹینڈر ماہ مارچ 2015 میں مکمل ہوئے۔ بوجہ کمی وقت جون 2015 تک صرف مختص شُدہ فنڈ کا 37% خرچ ہو چکا۔ فنڈ Lapse کی وجہ وقت کی قلت تھی۔

(ب) یہ درست نہ ہے مالی سال 15-2014 میں اس سکیم کے لئے فل فنڈز جاری نہ ہوئے تھے۔ اس کی Estimated Cost 37.477 ملین روپے تھی جبکہ 29.372 روپے فنڈز جاری ہوئے۔ بعد ازاں اس سکیم کا ترمیم شُدہ تخمینہ 42.282 ملین روپے ہو گیا جس میں سے اب تک 31.296 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور بقیہ کام کی تکمیل کے لئے 10.986 ملین روپے مزید درکار ہیں۔ جاری شُدہ فنڈز اور اس کے استعمال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	کل لاگت تخمینہ	جاری شدہ فنڈ	استعمال شدہ فنڈز	لیپس شدہ فنڈ	فنڈ استعمال نہ ہونیکی وجوہات
2014-15	37.477 M	29.372M	10.958M	18.414M	بوجہ قلت وقت
2015-16	42.282M	26.862M	9.654M	17.208M	ڈیزائن میں ترمیم میں منظوری
2016-17	42.282M	21.670M	10.684M	10.986M	بوجہ قلت وقت

تین سالوں کے دوران اس سکیم پر کل 31.296 ملین روپے خرچ ہوئے اور موقع پر 74 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ جو پتھر کوائری سے منگوایا گیا وہ موقع پر استعمال ہو چکا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ اس کام کی انکوائری کی بابت چیف منسٹر ڈائریکٹو جاری نہ ہوا ہے چیف انجینئر صاحب سرگودھا نے کام کی بہتری کے لئے ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی تھی۔ جس کی سفارشات کی روشنی میں

ترمیمی پی-سی-ون تیار کیا گیا جس کی منظوری مورخہ 23.06.2016 کو دی گئی۔ کمیٹی کی سفارشات میں کسی اہل کار کو ذمہ دار نہ ٹھہرایا گیا اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی محکمانہ ایکشن لیا گیا ہے۔

(ہ)اس سکیم کا نامکمل کام بروقت فنڈ ملنے پر مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21 ستمبر 2017)

ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کے مزارات اور زمین سے متعلقہ تفصیلات

*8946: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اوقاف مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کے تحت درباروں کی تعداد تحصیل وائز بتائیں؟

(ب) 2014-15 اور 2015-16 میں ان درباروں سے کتنی آمدن اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے تفصیل دربار وائز بتائیں؟

(ج) جو دربار محکمہ کی تحویل میں نہ ہیں کیا محکمہ ان کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان درباروں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ضلع بھر میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے اور کتنی اراضی پر کتنے لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کتنی اراضی محکمہ اوقاف نے لیز/ ٹھیکہ پر دے رکھی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کے تحت درباروں کی تعداد 16 ہے جس کی تحصیل وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

تحصیل: جہلم 7۔ دینہ 3۔ سوہاوہ 5۔ پنڈ داد نخان 1۔

(ب) ضلع جہلم میں واقع درباروں سے حاصل ہونے والی آمدن و اخراجات کی تفصیل بر نشان الف معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ اسپیشل برانچ (محکمہ پولیس) ضلع جہلم میں درباروں کی کل تعداد 72 عدد ہے جس میں سے 16 عدد مزارات محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہیں۔ بقیہ مزارات کے سروے کی بابت زونل ناظم اوقاف

پنجاب کوہدایت کی جاچکی ہے۔ بعداز سروے فزیبلیٹی رپورٹ کی روشنی میں مزارات کو محکمانہ تحویل میں لیے جانے کی بابت پیش رفت عمل میں لائی جائے گی۔

(د) محکمہ اوقاف کی کل اراضی 699 کنال 03 مرلے ہے جبکہ کسی بھی اراضی پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کا کل رقبہ 699 کنال 03 مرلے ہے جس میں سے 691 کنال 10 مرلے زرعی مقاصد کیلئے نیلام ہو رہی ہے جبکہ 7 کنال 13 مرلے رقبہ جہلم شہر میں واقع ہونے کی بناء پر کمرشل حیثیت کا حامل ہے جس کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اکتوبر 2017)

گجرات:۔ 9 آر راجباہ کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

*8562: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ 9-آر گجرات کی لائننگ کو پختہ کرنے کا PC-I تیار کر کے Nespak Consultants کو ارسال کیا گیا تھا؟

(ب) یہ PC-I کب نیسپاک Consultants کو ارسال کیا گیا تھا اور کب تک واپس آنا تھا؟

(ج) کیا یہ پی سی واپس محکمہ کو مل کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے؟

(د) یہ سکیم کب منظور ہو گی اور اس پر کب تک کام شروع ہونے کی امید کی جا سکتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سکیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کے لئے ہدایات جاری کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 6 فروری 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) راجباہ R۔9 کو پُختہ (کنکریٹ لائننگ) کرنے کے لیے محکمہ ہذا نے پی۔ سی۔ ون تیار کر کے 11.02.2016 کو NESPAK CONSULTANTS کو بھیجا گیا تھا جس پر کچھ اعتراضات تھے۔ اب PC-I دوبارہ تیار کر کے مورخہ 01.08.2017 کو چیف انجینئر صاحب پی اینڈ آر کو بھیج دیا ہے تاکہ NESPAK CONSULTANTS کو بھجوایا جا سکے۔

(ب)اس کا جواب جزالف میں بیان کر دیا گیا ہے مزید یہ کہ پی۔ سی۔ ون چیف انجینئر صاحب پی اینڈ آر کو مورخہ 01.08.2017 کو دوبارہ ارسال کر دیا گیا ہے جو کہ بعد از کلیرنس NESPAK CONSULTANTS موصول ہو گا۔

(ج)NESPAK CONSULTANTS نے پہلا پی۔ سی۔ ون چند ایک اعتراضات کی بناء پر واپس کر دیا تھا۔ نہروں کی سالانہ بندی 2017 کے دوران راجباہ R-9 کی بھل صفائی کا کام ہونے کی وجہ سے پہلے جو سروے کیا گیا تھا وہ تبدیل ہو گیا ہے۔ اب دوبارہ سروے ورک مکمل کر کے اور NESPAK کے اعتراضات کی روشنی میں پی۔ سی۔ ون مورخہ 01.08.2017 کو NESPAK CONSULTANTS سے Clearance کے لیے بھجوا دیا گیا ہے۔

(د)امید کی جاتی ہے کہ یہ سکیم ماہ اکتوبر 2017 کے اختتام تک منظور ہو جائے گی اور اس پر دسمبر 2017 میں کام شروع ہو جائے گا۔

(ہ)محکمہ آبپاشی اس سکیم کو دوران مالی سال 18-2017 میں مکمل کرنا چاہتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 ستمبر 2017)</u>

ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کی زمین اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*8948: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کے تحت کہاں کہاں کتنی کتنی زمین ہے ہر علاقہ کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان فرمائیں اور کتنی زمین پر کہاں کہاں ناجائز قبضہ کب سے ہے اور محکمہ نے یہ قبضہ چھڑوانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب)ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کا کتنا زرعی رقبہ ہے اس رقبہ کا Status کیا ہے پچھلے پانچ سالوں میں کتنی آمدنی ہوئی ہے تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 17 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر اوقاف ومذہبی امور

(الف)

نام وقف	رقبہ تعدادی	واقع موضع
1۔وقف اراضی آمدہ انڈیا	40کنال	چوٹالہ تحصیل و ضلع جہلم
2۔وقف اراضی آمدہ انڈیا	71کنال 14مرلے	جلال پور شریف تحصیل پنڈ داد نخان
3۔وقف اراضی جامع مسجد افغاناں جہلم	7کنال 13مرلے	محلہ اسلام پورہ جہلم شہر
4۔وقف اراضی دربار محی الدین	11کنال	پکھوال تحصیل و ضلع جہلم
5۔وقف اراضی دربار محی الدین	37کنال 14مرلے	تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم
6۔وقف اراضی سیدن شاہ شیرازی	531کنال 02مرلے	لنگر تحصیل پنڈ داد نخان جہلم

ضلع جہلم میں کسی وقف رقبہ پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ب) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کا کل رقبہ 699کنال 03مرلے ہے جس میں سے 691کنال 10مرلے زرعی مقاصد کیلئے نیلام ہو رہا ہے جبکہ 7کنال 13مرلے رقبہ جہلم شہر میں واقع ہونے کی بناء پر کمرشل حیثیت کا حامل ہے کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

گذشتہ پانچ سالوں میں ہونے والی آمدن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال13۔2012	سال14۔2013	سال15۔2014	سال16۔2015	سال17۔2016
119550روپے	154700روپے	170940روپے	202600روپے	3,02,444روپے

(تاریخ وصولی جواب 11اکتوبر 2017)

ضلع میانوالی۔ دریائے سندھ کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں سے متعلقہ تفصیلات

*8783:ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں دریائے سندھ میں سیلاب کی وجہ سے کتنا رقبہ، مکانات اور لوگ سال 2013 سے آج تک متاثر ہوئے ہیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران ان کی بحالی کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم دریائے سندھ پر بند / سپر وغیرہ بنانے پر خرچ کی گئی؟

(د)اس ضلع میں دریائے سندھ کے سیلاب سے بچاؤ کے لئے جو منصوبہ جات چل رہے ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 8فروری 2017تاریخ ترسیل 18اپریل 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے۔

(ب) ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے تاہم ضلع میانوالی میں 2013 سے لے کر آج تک دریائے سندھ پر بند / سپر کی بحالی و نو تعمیر پر جو رقم خرچ کی گئی ہے اسکی تفصیل جز نمبر ج میں درج ذیل ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں 2013 سے لے کر آج تک بند / سپر کی بحالی اور بنانے پر M&R اور ADP سکیم کے تحت جو رقم خرچ ہوئی اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل بحالی بند / سپر M&R گرانٹ

سال 2013−2014 = 86.203 ملین روپے۔

سال 2014−2015 = 46.632 ملین روپے۔

سال 2015−2016 = 24.018 ملین روپے۔

سال 2016−2017 = 31.297 ملین روپے۔

تفصیل نو تعمیر بند / سپر ADP گرانٹ

سال 2013−2014 = 65.603 ملین روپے۔

سال 2014−2015 = 90.741 ملین روپے۔

سال 2015−2016 = 33.896 ملین روپے۔

سال 2016−2017 میں ابھی تک کوئی خرچ نہ ہوا ہے۔

(د) ضلع میانوالی میں جن منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ایک سکیم موضع اترا کلاں کے نام سے موسوم ہے اس کے تحت ایک گنڈا بند نزد ڈیرہ سلیم والا اور دوسرا گنڈا بند نزد مقرب والا مکمل ہو چکے ہیں اور سٹڈ نزد اترا کلاں زیر تعمیر ہے فلڈ سیزن 2015 کے بعد دریا کی

صورت حال ڈیپارٹمینٹل ایکسپرٹ کمیٹی کو آگاہ کی گئی جنہوں نے فیصلہ کیا کہ دو عدد پرانگ گنڈا بند مقرب والا کے اپ سٹریم اور ڈاؤن سٹریم بنائے جائیں۔ لہذا ان کی تجویز کے مطابق Revised PC-1 135.410 ملین کا بنایا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر موقع پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

2۔ دوسری سکیم J-Head Spur علو والی کے نام سے موسوم ہے اس کا کام تقریباً 66% مکمل ہو چکا ہے۔ فلڈ سیزن 2015 کے بعد دریا کی صورت حال تبدیل ہو گئی اور اعلیٰ حکام کے مشورے سے دوبارہ دریا کا سروے چشمہ بیراج سے لے کر موسے والی تک کیا گیا اور اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے دوبارہ ماڈل سٹڈی رپورٹ مرتب کی جسکی روشنی میں Revised PC-1 364.618 ملین روپے کا بنایا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے. منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر موقع پر بقیہ کام مکمل کر دیا جائے گا۔

3۔ فلڈ 2013 کے دوران J-Head Spur نمبر 3 دوآبہ۔ ڈھنگانہ کو کافی نقصان پہنچا اسے دوبارہ بحال کرنے کے لیے موجودہ ماڈل سٹڈی رپورٹ میں منظوری دی گئی ہے اور ایک سپر دوآبہ کے قریب تجویز ہوا ہے۔ PC-1 684.679 ملین کا بنایا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر موقع پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

4۔ ضلع میانوالی میں 2016 میں دریائے سندھ میں پانی کا رخ تبدیل ہو کر گاؤں دھپ سڑی اور ہندال والا وغیرہ کی طرف ہو گیا تھا جسکی وجہ سے آبادی اور زرعی زمینوں کو نقصان ہوا۔ اس کے بچاؤ کیلئے دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے مقام پر کٹاؤ کی وجہ ڈیپارٹمینٹل ایکسپرٹ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا تھا۔ انھوں نے موقع ملاحظہ کے بعد محکمہ آبپاشی پنجاب کی ایکسپرٹ کمیٹی نے عملہ فیلڈ کو 4 عدد سٹون سٹڈ اور کناروں کو پتھر لگا کر محفوظ کرنے کی سفارش کی جس پر 02.06.2017 سے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری ہے جس کا 90 فی صد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ پانی کا بہاؤ کم ہونے کے بعد باقی 10 فی صد کام مکمل کر لیا جائے گا؛

5۔ دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے مقام پر CPEC منصوبے کے تحت جناح بیراج سے چشمہ بیراج تک کی ماڈل سٹڈی رپورٹ اریگیشن ریسرچ انسٹیٹوٹ لاہور کی طرف سے مرتب ہوئی ہے جس میں دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے نزدیک پل اور دریا کے دونوں جانب اپ سٹریم اور ڈاؤن سٹریم فلڈ بند بھی بنائے جائیں گے جو کے CPEC کے منصوبہ میں شامل ہیں۔

6۔مزید برآں ماہ جولائی میں دریائے سندھ میں درمیانے درجے کے سیلاب نے مندہ خیل، برزی سیداں اور درازوالا موضع جات کی حدود میں کٹاؤ کرتے ہوئے زرعی زمین اور متعدد آبادیوں کو نقصان پہنچایا محکمہ انہار کی ایکسپرٹ کمیٹی کی ہدایت پر اس کٹاؤ کو ہنگامی بنیادوں پر روکنے کے لیے کام جاری ہے.

(تاریخ وصولی جواب 21 ستمبر 2017)

مقدس مزارات پر غیر شرعی افعال اوران کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*9002: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیاوزیراوقاف ومذہبی اموراز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) مقدس مزارات پر عوام کی آگاہی اور رہنمائی کے لئے مناسب جگھوں پر ہدایات اور شرعی احکام پر مشتمل بورڈز آویزاں کیے گئے ہیں تاکہ لوگ غیر شرعی افعال مزارات پر انجام نہ دیں اگر نہیں تو کیوں اور حکومت کب تک ایسا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ب) کیاان مزارات کے یوٹیلٹی بلزاور دوسرے اخراجات محکمہ برداشت کرتا ہے یا علاقے کے مخیر حضرات برداشت کرتے ہیں ؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 11 مئی 2017)

جواب

وزیر اوقاف ومذہبی امور

(الف) محکمہ اوقاف ومذہبی امور پنجاب کی طرف سے، محکمہ کے زیر تحویل مزارات پر "حاضری کے آداب" کے نام سے باقاعدہ "بائی لاز" منظور شدہ ہیں۔ جن کو مزارات میں نمایاں مقامات پر آویزاں کیا گیا ہے تاکہ شرعی تقاضوں کے مطابق مزارات پر حاضری کا اہتمام ممکن ہو سکے بائی لاز (نشان "الف") ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات کے یوٹیلیٹی بلزاور ضروری اخراجات محکمہ برداشت کرتا ہے۔ تاہم مقامی نمازیوں کو مسجد کے امور میں شامل رکھنے کے لیے محکمہ کی طرف سے امور مذہبیہ کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اکتوبر 2017)

محکمہ پیڈا کے مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*8796: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیڈا کیا ہے یہ کب شروع کیا گیا اور اسے کب تک مکمل ہونا تھا اس وقت یہ کس مرحلہ میں ہے؟

(ب) پیڈا کو کن مقاصد کے تحت شروع کیا گیا جہاں جہاں پر اس کا کام مکمل ہو گیا تو محکمہ نے کیا تھرڈ پارٹی تجزیہ کروایا کہ وہاں وہاں یہ مقاصد حاصل ہو گئے نیز کیا کیا خرابیاں رونما ہوئیں؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) نہری نظام میں ادارہ جاتی اصلاحات کے لیے بنائی جانے والی نئی اتھارٹی کا نام پیڈا ہے۔ پیڈا ایکٹ پنجاب اسمبلی سے 1997ء میں منظور ہوا۔ ایکٹ کے مطابق پیڈا ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سرانجام دے گا۔ پیڈا ایکٹ کے ذریعے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں ادارہ جاتی اصلاحات نافذ کی جا رہی ہیں۔ ان اصلاحات کے تحت راجباہوں کی سطح پر کسان تنظیموں Farmer Organizations کے قیام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ان اصلاحات کے تحت راجباہوں (Distributaries) کی سطح پر بننے والی کسان تنظیموں کی نہری انتظام و انصرام یعنی پانی کی منصفانہ تقسیم، موگوں کی مرمت، نہروں کی دیکھ بھال، پانی چوری کا خاتمہ، پٹریوں کی حفاظت، باہمی تنازعات کا حل، آبیانہ کی تشخیص و وصولی میں شمولیت لازمی قرار دی گئی ہے۔ نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کو شامل کرنے کا مقصد نہری نظام کو عوامی نمائندگی کے ذریعے مؤثر اور پائیدار بنانا ہے تاکہ کسان اس نظام کی دیکھ بھال اور فیصلہ سازی میں براہ راست شامل ہوں۔ صوبائی اسمبلی نے 27 جون 1997 کو پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 پاس کیا۔ 27 جون 1997 کو ہی جناب گورنر پنجاب نے اس کی توثیق فرمائی اور 2 جولائی 1997 کو نوٹیفکیشن جاری ہونے کے ساتھ ہی پیڈا ایکٹ نافذ العمل ہو گیا۔

پیڈا ایکٹ کے نفاذ کے دن ہی سے اس کے مکمل ہونے کا کوئی حتمی روڈ میپ نہ تھا پیڈا کے زیر اہتمام بننے والے کل 17 ایریا واٹر بورڈز میں سے اب تک 5 ایریا واٹر بورڈز بن چکے ہیں۔ پیڈا کا نظام صوبے بھر میں مکمل طور پر نافذ ہونے کی کوئی حتمی تاریخ یا روڈ میپ تاحال بھی نہ ہے۔ تاہم پیڈا نے 2016 میں پانچوں

ایریاواٹربورڈز میں بننےوالی کسان تنظیموں کی کارکردگی کی بنیاد پراویلوایشن (evaluation)کروائی ہے جس کی فائنل رپورٹ آنے پر باقی ایریاواٹربورڈ کے قیام / روڈمیپ کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے۔

اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفکیشن نمبری DD(P&E)3-2016(SPRU) Dated 14.07.2017 کے ذریعے ایک ورکنگ گروپ قائم کیا ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جو30 دن کے اندر پیڈاکے طریقہء کار، مسائل اور آئندہ کالائحہ عمل کے بارے میں سفارشات پیش کرے گا۔یہاں اس چیز کاذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ معزز ہاؤس (پنجاب اسمبلی) پہلے ہی اپنے 23.05.2017 کے اجلاس میں سوال نمبر 6669 کے جواب کے دوران جناب اسپیکر صاحب نے "پیڈاکب تک مکمل ہوگا" کا معاملہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کرکے اس کو دوماہ میں مکمل کرنے کی رولنگ دی ہوئی ہے جس کی سفارشات کی روشنی میں مزید کارروائی کی جائے گی۔اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس کمیٹی کاایک اجلاس مورخہ 18.07.2017 کو منعقد بھی ہوچکا ہے۔

حکومت پنجاب نے تقریباًصدی پرانے نہری نظام کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی، شفافیت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کرنے کے لئے جو "پیڈاایکٹ 1997ء" پاس کیا تھا وہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں بنیادی اصلاحات کا غماز ہے۔پیڈاایکٹ کے تحت موگہ کی سطح پر کھال پنچائیت اور راجباہ کی سطح پر کسان تنظیموں کی تشکیل کی گئی ہے تاکہ نہری انتظام وانصرام میں کسانوں کی شمولیت یقینی ہوسکے۔اس وقت پنجاب بھر میں 5 کینال سرکل / ایریاواٹربورڈز میں 402 راجباہوں پر کسان تنظیمیں (FOs) اور 19430 موگہ جات پر کھال پنچائیتیں بنائی جاچکی ہیں۔

(ب) پیڈاایکٹ 1997 کے مطابق پیڈاکانظام صوبہ کے مختلف علاقوں میں شروع کیاگیاہے۔اس نظام کے تحت صوبہ بھر میں کل 17 ایریاواٹربورڈز قائم کیے جانے ہیں۔اس وقت 17 میں سے 5 ایریاواٹربورڈز بن چکے ہیں۔پیڈاکو جن مقاصد کے تحت شروع کیاگیاان میں سے چنداہم مقاصد درج ذیل ہیں:

نہری انتظام وانصرام میں کسانوں کی لازمی شمولیت

نہروں کی دیکھ بھال اور مرمت (معیاری اور کم سے کم لاگت میں)

موگہ جات کی حفاظت اور بروقت مرمت

نہری پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا

پانی چوری کا خاتمہ اور چوروں کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی

آبیانہ کی بروقت تشخیص، وصولی اور مقررہ تاریخ کے بعد نادہندگان کی فہرستیں تیار کر کے ضروری کارروائی کرنا

کسانوں کے درمیان تنازعات کا حل کرنا

نہروں کی بھل صفائی اور پٹریوں کی حفاظت

جہاں جہاں پر اس کا کام مکمل ہو گیا تو محکمہ نے کیا تھرڈ پارٹی تجزیہ کروایا کہ وہاں وہاں یہ مقاصد حاصل ہو گئے؟

جی ہاں محکمہ نے لوئر چناب کینال (ایسٹ) سرکل فیصل آباد میں پائلٹ ایریا واٹر بورڈ کے تین سال مکمل ہونے پر تھرڈ پارٹی سے تجزیہ کروایا تھا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پیڈا کے ایم اینڈ ای سیل نے 2008 میں ایریا واٹر بورڈ ایل سی سی ایسٹ سرکل فیصل آباد کی 84 کسان تنظیموں کی کارکردگی کی تین سالہ رپورٹ (08-2006) جاری کی۔

جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (JICA) نے 2007 میں ایل سی سی ایسٹ سرکل فیصل آباد کی 84 کسان تنظیموں کا تجزیہ کیا اور اپنی رپورٹ جاری کی۔

2008 میں بطور تھرڈ پارٹی کنسلٹنٹ این ڈی سی (NDC) نے بھی کیس سٹڈی کی۔

درج بالا تجزیات / رپورٹس کے مطابق پیڈا کے زیر انتظام نہروں کی ٹیلوں پر پانی کی فراہمی میں قدرے بہتری آئی ہے، پانی چوری میں مجموعی طور پر کمی واقع ہوئی ہے، شکایات میں کمی اور آبیانہ کی وصولی میں بھی بہتری آئی ہے درج بالا تجزیات میں کسان تنظیموں کی کارکردگی کی بنیاد پر (اچھی، اطمینان بخش، مناسب اور کمزور) درجہ بندی کی گئی ہے جس کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ یہ تجزیہ سال 2006–2008 میں کروایا گیا تھا چونکہ اس تجزیہ کو کروائے کافی وقت ہو چکا ہے اس لیے محکمہ نے ایک کمیٹی بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری DD(P&E)3-2016(SPRU) Dated 14.07.2017 قائم کی ہے جس کا ذکر جز الف میں ہے جو تمام پہلوؤں سے جائزہ لے کر اپنی سفارشات پیش کرے گی جس سے معزز ایوان کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

کسان تنظیموں کے نظام میں رونما ہونے والی خرابیاں اور ان کا تدارک مختلف ادوار میں کسان تنظیموں کی کارکردگی بڑھانے اور رونما ہونے والی خامیوں کو دور کرنے کے اقدامات کئے جاتے رہے ہیں مثلاً پانی چوری کی FIR کے اندراج میں محکمہ پولیس کا عدم تعاون، پانی کی منصفانہ تقسیم میں سیاسی مداخلت اور نادہندگان کے خلاف کارروائی وغیرہ وغیرہ۔ نظام کی بہتری کے لیے رولز / ریگولیشنز میں ضروری ترامیم عمل میں لائی گئیں مثلاً 2014 کے ریگولیشن کے تحت مواخذہ، شفافیت، فنانشل اور لیگل ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے ریگولیشن میں ضروری ترامیم کی گئی ہیں۔ مزید نہری مرمتی کاموں میں شفافیت لانے کے لئے تھرڈ پارٹی مانیٹرنگ کے نظام کو بھی اختیار کیا گیا ہے۔ پیڈا نے 2016 میں پانچوں ایریا واٹر بورڈز میں بننے والی کسان تنظیموں کی کارکردگی کی اویلوایشن (evaluation) بھی کروائی ہے جس کی رپورٹ جلد ہی آنے والی ہے اگر مزید خامیاں سامنے آئیں تو ان کو دور کرنے کے لیے بھی ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اگست 2017)

مقدس مزارات کی تعداد اور ان کی آمدن و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9003: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقدس مزارات پر کام کرنے والا عملہ زائرین سے چندہ طلب کرتا ہے خصوصی طور پر حضرت شاہ رکن عالم اور حضرت بہاؤالدین زکریا کے مزارات پر یہ عمل بہت زیادہ ہو رہا ہے اگر یہ درست ہے تو محکمہ اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب محکمہ اوقاف کی تحویل یا انتظام و انصرام میں اس وقت کتنے مقدس مزارات ہیں ان کی تفصیل مع پتہ جات مہیا کئے جائیں نیز ان مزارات پر عملہ کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے؟

(ج) حکومت کو ان سے سال 2016 میں کتنی آمدن اور اخراجات ہوئے، اخراجات کی تفصیل مد وائز مہیا کی جائے؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 11 مئی 2017)

(جواب موصول نہیں ہوا)

ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین سے متعلقہ تفصیلات

*9016: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز یہ ڈرین کن کن علاقوں سے نکلتی ہیں؟

(ب) ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین کب بنائی گئی نیز ان کے بنانے پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین بنانے کے کیا مقاصد تھے اور یہ مقاصد کہاں تک پورے ہوئے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 17 مئی 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) 1۔ ایف ایس (فقیریاں، سلانوالی) ڈرین ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل ملکوال کے موضع ہیڈ فقیریاں سے شروع ہوتی ہے جو کہ ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال کوٹ مومن، سرگودھا اور سلانوالی کے چکوک فقیریاں لوک، پھلروان سالم، ولسن پور، بھلوال، چک 22 شمالی، اجنالہ، مٹھہ لک، سرگودھا، چک 104 جنوبی، چک 109 جنوبی، شاہین آباد، چک 141 جنوبی، چک 142 جنوبی سے گزرتی ہوئی سلانوالی کے قریب دریائے چناب میں گرتی ہے۔ اس ڈرین میں اوپر بیان کئے گئے چکوک سے مختلف برانچز اور ٹرائی بیوٹری ڈرینز آؤٹ فال کرتی ہیں اس لئے یہ ایف ایس (فقیریاں، سلانوالی) ڈرینج سسٹم کہلاتا ہے۔

2۔ مونہ ڈرین ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل ملکوال کو موضع مونہ (نزد مونہ آرمی ریمونٹ ڈپو) سے شروع ہوتی ہے جو کہ ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ، بھلوال، سرگودھا اور شاہپور کے چکوک ہاتھی ونڈ، بنی شاہ بالا، سکیسر، لک، اوتیاں، چک 55 شمالی، چک 56 شمالی، ماڑی، نواب پور، دھریمہ، ویگووال وغیرہ سے گذرتی ہوئی موضع سلطان پور بنگلہ کے قریب سلکی اسکیپ ڈرین میں گرتی ہے اور سلکی اسکیپ ڈرین دریائے جہلم میں گرتی ہے۔ اس ڈرین میں اوپر بیان کئے گئے چکوک سے مختلف برانچز اور ٹرائی بیوٹری ڈرینز آؤٹ فال کرتی ہیں اس لئے یہ مونہ ڈرینج سسٹم کہلاتا ہے۔

(ب) ایف ایس ڈرین و مونہ ڈرین / ڈرینج سسٹمز سال 1928ء کے دوران تعمیر کئے گئے تھے کیونکہ یہ ڈرینج سسٹمز قیام پاکستان سے پہلے بنائے گئے تھے اس لئے ان کی لاگت کا ریکارڈ موجود نہ ہے۔

(ج)ایف ایس ڈرین و مونہ ڈرین کی تعمیر کا مقصد مندرجہ بالا چکوک جن کی نشاندہی پیرا نمبر 1 میں کی گئی ہے سے سیم و تھور کا خاتمہ تھا، ان ڈرینوں کی تعمیر سے کافی حد تک ان چکوک سے سیم و تھور ختم ہو گئی اور زیر زمین واٹر لیول کم ہو گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اگست 2017)

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی آمدن اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9117: محترمہ شبینہ ذکریا بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع سیالکوٹ میں کل کتنے مزارات محکمہ اوقاف کے تحت ہیں اور ان مزارات کی کل آمدن کتنی ہے یہ آمدن کن کاموں پر خرچ کی جاتی ہے کیا ان مزارات کی سیکیورٹی کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں اور آنے والے زائرین کو کون کون سی سہولیتں وہاں مہیا کی جاتی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 5 اپریل 2017 تاریخ ترسیل 8 جون 2017)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف و مذہبی امور کے زیر انتظام کل 16 مزارات ہیں۔

سال 17-2016 کے دوران ان مزارات سے کل آمدن۔ /2,29,68,772 روپے ہے جس کی تفصیل بر فلیگ "الف" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے مزارات سے حاصل شدہ آمدن کو مشترکہ طور پر سنٹرل اوقاف فنڈ میں جمع کروایا جاتا ہے جہاں سے حسب ضرورت یکساں طور پر پنجاب بھر کی وقف املاک کے انتظامی امور کو چلانے کیلئے اخراجات کئے جاتے ہیں۔ محدود مالی وسائل کے باوجود محکمہ کی جانب سے سیکورٹی انتظامات کیلئے مزارات پر سیکورٹی گارڈ، میٹل ڈیٹیکٹر اور سی سی ٹی وی کیمرہ جات مہیا کئے گئے ہیں

۔

سہولیات:۔ محکمہ حاصل شدہ آمدن سے زائرین کو درج ذیل سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

1۔ سیکورٹی انتظامات
2۔ بجلی و پانی،
3۔ وضو خانے
4۔ شامیانہ جاتے / دریاں
5۔ یو۔پی۔ایس کی تنصیب
6۔ خصوصی انتظامات / تقسیم لنگر

7۔طہارت خانے

(تاریخ وصولی جواب 11اکتوبر 2017)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں راجباہ لوئر گوگیرہ کی پلوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9281:جناب عبدالقدیر علوی:کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ صوبہ کی تمام انہار یا راجباہ جن کا ڈسچارج 50کیوسک تک ہے ان کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ب)کیایہ بھی درست ہے کہ اسی پروگرام کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہر جھنگ برانچ سے نکلنے والے راجباہ اور لوئر گوگیرہ کو پختہ یا ان کی لائننگ کر دی گئی ہے؟

(ج)کیایہ بھی درست ہے کہ ان راجباہ پر سو سال سے بھی پرانے اور خستہ حال پلوں Bridgesکی تعمیر نو یا مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں شدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

(د)کیاحکومت ان خستہ حال پلوں Bridgesکی تعمیر نو یا مرمت کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی25 مئی 2017تاریخ ترسیل 7 جولائی 2017)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف)اس بارے میں عرض ہے کہ صوبے میں جن راجباہ کا ڈسچارج 50کیوسک تک ہے محکمہ اُن کو پختہ کرنے کا کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

تعداد کل راجباہ 50کیوسک تک	=	2256
تعداد راجباہ 50کیوسک تک جو پختہ ہو چکے ہیں	=	1021

(ب) یہ بات درست ہے کہ ڈویلپمنٹ سرکل فیصل آباد نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو نہریں لوئر گوگیرہ برانچ سے نکلتی ہیں ان کی لائننگ کر دی ہے۔ماسوائے ترکھانی ڈسٹی RD124+597 تاRD153+037ٹیل،کالومائنر RD.0 00+ تاRD.18+000ٹیل، مونگی ڈسٹی RD.108+300تاRD 121+278ٹیل۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ تمام Crossing Bridges پرانے پلوں کی مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ آتی ہے تمام پرانے پل جن کی مرمت کی ضرورت ہو ان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔

(د) جو پُل محکمہ انہار کی حدود میں آتے ہیں ان کی بروقت مرمت محکمہ انہار کرتا ہے اور اس کے علاوہ جو پل محکمہ ریلوے۔ محکمہ ہائی وے یا لوکل گورنمنٹ نے تعمیر کیے۔ اُن کے بارے میں متعلقہ محکمہ بہتر آگاہی فراہم کر سکتا ہے

(تاریخ وصولی جواب 4 اگست 2017)

شورکوٹ میں محکمہ اوقاف کے مزارات اور ان سے ملحقہ زرعی و کمرشل اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*9170: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں کتنے دربار محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہیں ان درباروں کے نام کتنی کمرشل و زرعی زمین ہے نیز ان کی کتنی آمدن و خرچ ہے علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شورکوٹ میں محکمہ اوقاف کی کمرشل و زرعی زمین پر ناجائز قابض موجود ہیں؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو محکمہ نے اپنی جائیداد واگزار کرانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کتنی جائیداد واگزار کروالی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ لوگوں نے اپنے گھروں اور دکانوں کے دروازے اوقاف کی زمین میں نکال کر اسے استعمال کر رہے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 21 اپریل 2017 تاریخ ترسیل 21 جون 2017)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ وقف رقبہ 6317 ایکڑ 5 کنال 16 مرلے زرعی رقبہ ہے کوئی کمرشل رقبہ نہ ہے۔

2۔ دربار حضرت گامے شاہ المعروف ڈرکی شاہ سے ملحقہ کوئی زرعی و کمرشل رقبہ نہ ہے۔

3۔ دربار حضرت غازی پیر سے ملحقہ رقبہ 528 کنال 10 مرلے ہے جس میں 44 کنال پر رہائشی مکان ہیں 64 کنال 17 مرلے رقبہ کمرشل ہے جبکہ باقی رقبہ قبرستان پر مشتمل ہے۔ ان مزارات سے حاصل آمدن و اخراجات کی تفصیل بر فلیگ "الف" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب)i)دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ رقبہ میں سے 5317ایکڑ زرعی رقبہ پر از تاریخ نوٹیفکیشن سے سابقہ پٹہ دار قابض چلے آرہے ہیں جنہوں نے از تاریخ نوٹیفکیشن تاحال سول کورٹ تا سپریم کورٹ مختلف عدالتوں میں محکمانہ نوٹیفکیشن کے خلاف مقدمات دائر کرتے ہوئے اپنا قبضہ بحال رکھا ہوا ہے۔ محکمہ اوقاف نے ہر عدالت میں دائر مقدمہ کی بھرپور پیروی کرتے ہوئے مقدمات محکمہ کے حق میں خارج کرائے آخری مقدمہ جو لاہور ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر 2012/30930 کے تحت زیر سماعت تھا کو عدالتی فیصلہ مورخہ 09-05-2017 کے تحت خارج کروایا گیا۔ عدالت عالیہ کے فیصلہ کی روشنی میں قابضین نے اس وقت بھی عدالت DOR جھنگ کے پاس اپیل دائر کر رکھی ہے لیکن کوئی حکم امتناعی جاری نہ ہوا ہے۔ جس کی بناء پر رقبہ کے نیلام اور کامیاب بولی دہندہ کو بروقت دخل قبضہ دینے کے حوالے سے ضلعی انتظامیہ سے میٹنگز کیں جن کے تحت ضلعی انتظامیہ کامیاب بولی دہندگان کو دخل قبضہ دلوانے میں محکمہ کی معاونت کی یقین دہانی کروائی ہے رقبہ کے نیلام کا اخبار اشتہار شائع کروایا جا چکا ہے محرم الحرام کے ایام کے بعد مورخہ 19 اکتوبر 2017 رقبہ کے نیلام کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ii)دربار حضرت غازی پیر شور کوٹ سے ملحقہ 44 کنال رقبہ پر 58 افراد نے 10/3 مرلہ پر مشتمل تعمیر شدہ مکانات کی صورت میں محکمانہ تحویل سے قبل کا ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ ناجائز قبضہ کے خلاف قابضین کو زیر دفعہ 8 پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 نوٹس جاری کئے گئے۔ اس نوٹس کے خلاف ذوالفقار علی شاہ وغیرہ نے سول کورٹ اور لاہور ہائیکورٹ لاہور میں مقدمات دائر کئے۔ لاہور ہائیکورٹ لاہور نے حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے کیس سول کورٹ جھنگ کو ریمانڈ کر دیا۔ سول کورٹ نے فیصلہ محکمہ کے حق میں کیا جس کے خلاف ذوالفقار علی شاہ وغیرہ نے سیشن کورٹ جھنگ میں اپیل دائر کر دی جو تاحال زیر سماعت ہے۔ جس کی آئندہ تاریخ سماعت مورخہ 10-11-2017 مقرر ہے۔ فہرست ناجائز قابضین بر فلیگ
"ب" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) تفصیلاً جواب جزو "ب" کے تحت تحریر کیا جا چکا ہے۔

(د) اس حد تک درست ہے کہ محمد نعیم مغل نامی شخص نے اپنے ملکیتی رقبہ پر دکانات تعمیر کرتے ہوئے ان کے دروازے محکمہ کے زیر انتظام خالی پلاٹ بر قبہ 15 مرلے کی طرف رکھ دیئے۔ بلڈنگ بائی لاز کی اس خلاف ورزی پر محمد نعیم مغل کے خلاف کارروائی کیلئے ٹی ایم اے شور کوٹ کو مراسلہ تحریر کیا گیا جس پر کارروائی زیر عمل ہے۔

مزید برآں اس خالی رقبہ کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کا معاملہ بھی زیر کارروائی ہے۔ رقبہ کے نیلام پر محکمہ کے ملکیتی رقبہ کی جانب دروازوں کی تعمیر کا مقصد از خود ختم ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اکتوبر 2017)

شور کوٹ:۔ دربار غازی پیر کی مرمت Renovation سے متعلقہ تفصیلات

*9171: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دربار غازی پیر شور کوٹ محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہے اور اس دربار کے نام اربوں روپے کی جائیداد بھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ تیس سال سے اس دربار کی کوئی مرمت یا Renovation نہیں کی گئی؟

(ج) کیا محکمہ اس دربار کی مرمت / Renovation کرانے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 21 اپریل 2017 تاریخ ترسیل 21 جون 2017)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) یہ درست ہے کہ دربار حضرت غازی پیر شور کوٹ محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول ہے اور اس دربار کے نام قیمتی کمرشل جائیداد بھی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ عرصہ تیس سال سے اس دربار کی مرمت / Renovation نہیں کی گئی ہے۔ تاہم مالی سال 05-2004 میں محکمہ اوقاف نے دربار شریف پر زائرین کی سہولت کیلئے مبلغ -/1,45,000 روپے کی لاگت سے لیٹرین بلاک تعمیر کرایا۔

(ج) محکمہ اس دربار شریف کی مرمت / Renovation کیلئے تیار ہے اور آئندہ مالی سال 19-2018 میں یہ منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اکتوبر 2017)

رائے ممتاز حسین بابر

سیکرٹری

لاہور

15۔ اکتوبر 2017

بروز منگل مورخہ 17۔اکتوبر 2017 کو محکمہ جات 1۔اوقاف ومذہبی امور۔2۔آبپاشی کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب محمد عارف عباسی	8473
2	ڈاکٹر سید وسیم اختر	8796۔8795
3	میاں طارق محمود	8562۔8561
4	محترمہ راحیلہ انور	8948۔8946
5	ڈاکٹر صلاح الدین خان	8783
6	محترمہ نبیرہ عندلیب	9003۔9002
7	محترمہ نگہت شیخ	9016
8	محترمہ شبینہ زکریابٹ	9117
9	جناب عبدالقدیر علوی	9281
10	جناب خالد غنی چودھری	9171۔9170